

ہلال ناجی

ترجمہ - محمد راشد اصلاحي

زمخشری — حیات و خدمات

اقليم خوارزم سابق سوویت یونین کی دو جہوریوں "ازبکستان اور ترکمانستان" کے درمیان واقع ہے۔ قرون وسطیٰ کے اوائل میں "جرجانیہ" اور "کاک" خوارزم کے دو مشہور شہر تھے۔ درجہ جانیہ، دریائے جیون کے مغربی جانب فارس میں تھا اور "کاک" اس کے مشرقی جانب ترکمانی میں واقع تھا۔ جرجانیہ ایک بڑے دریا کے مغرب میں، جس میں کشتیاں چلا کرتی تھیں اور جو جیون سے نکل کر اس کے محاذی بہتا تھا۔ کسی قدر بلندی پر واقع تھا۔ پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں "کاک" کے زوال پذیر ہونے کے بعد جرجانیہ کو اقلیم خوارزم کے سب سے اہم شہر ہونے کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اور یہ عرف عام میں مدینۃ خوارزم کے نام سے معروف ہو گیا۔ لے اہل جرجان نفیس اور عمدہ کاریگری کے لیے مشہور تھے۔ اسی طرح یہاں کا خر بوزہ بہت مشہور تھا اور ایسی حلاوت اور لذت کسی اور جگہ کے خر بوزوں میں نہیں پائی جاتی تھی۔ خوارزم بہت زرخیز علاقہ تھا اور یہاں بنیادی طور پر اون، روئی، میوے، غلے اور کھانے کی اشیاء کی تجارت ہوتی تھی اور جرجانیہ کے بازاروں میں مختلف قسم کی قیمتی اور مشہور پوستیں بھی فروخت ہوتی تھی لے

زمخشری جس کی طرف زمخشری کی نسبت ہے ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جو نوزدار اور جرجانیہ کے درمیان واقع تھا۔ لے المقدسی نے اس کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے "دہاں ایک قلعہ ہے جس کے چاروں طرف خندق ہے ایک قید خانہ اور مضبوط آہنی دروازے ہیں۔ پلوں کو رات کو اٹھا دیا جاتا تھا۔ بیچ شہر سے ایک سڑک گزرتی ہے اور بازار کے راستے میں ایک خوب صورت جامع مسجد ہے۔" لے

زمخشری نے اپنے گاؤں سے متعلق ایک لطیفہ نقل کیا ہے کہ زمخشری کے نواح سے ایک اعرابی کا گزر ہوا تو اس نے اس لبتی اور اس کے سردار کا نام پوچھا۔ بتایا گیا کہ لبتی کا نام زمخشر اور سردار کا نام رداد ہے یہ سن کر

لے سترنج۔ بلدان الخلافۃ الشرقیۃ۔ ترجمہ: بشیر فرنیس و کورکیس عواد، مطبع بغداد ۱۹۵۲ء ۳۸۹-۳۹۱۔

لے ایضاً ص ۵۰۲۔ لے ایضاً ص ۴۹۷۔

لے المقدسی۔ احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم۔ مطبع لیڈن ۱۹۰۶ء ۲۸۹۔

اعرابی نے کہا کہ ستر اور دسے کسی خبر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اور اس کے قریب نہیں گیا۔ ۷

ولادت، نام، کنیت اور لقب | جارا اللہ ابوالقاسم محمود بن عمر بن محمد خوارزمی زمخشري ۲۷ رجب ۴۹۷ھ بروز بدھ زمخشري میں پیدا ہوئے، ۱۷ علامہ سیوطی نے

ان کا سن ولادت ۴۹۷ھ ذکر کیا ہے جو غلط فہمی پر مبنی ہے۔ ۱۷ ان کے دادا اور پردادا کے نام کے باب میں مورخین کے درمیان اختلاف راہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ یاقوت الحموی نے محمود بن عمر بن احمد لکھا ہے۔ ۱۷ اور سمانی ابن خلکان اور ابن کثیر نے محمود بن عمر بن محمد بن عمر ذکر کیا ہے۔ ۱۷ جب کہ سیوطی نے انہیں محمود بن عمر بن محمد بن احمد بتلایا ہے۔ ۱۷ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے اور مکہ مکرمہ میں ایک عرصہ تک مقیم رہنے کی وجہ سے ”جارا اللہ“ ان کے لیے بطور لقب استعمال ہونے لگا۔ ۱۷ زمخشري کی نشوونما مشہور وزیر نظام الملک کے عہد میں ہوئی جس کا عہد وزارت علوم و فنون کی ترقی کا عہد زریں ہے اور جس کے درپر علماء و فضلاء کا جمگھٹ لگا رہتا تھا۔ ۱۷ اسی علم دوست اور علم پرور وزیر کے عہد میں زمخشري نے اپنے والد کے زیر سایہ نشوونما پائی جو خود بھی ایک دیندار اور متقی، عالم اور ادیب تھے اور گوشہ نشینی کی زندگی گزارتے تھے۔ ۱۷

شيوخ | زمخشري نے کئی ہی میں طلب علم میں رخت سفر باندھا اور نحو و ادب کا علم انہوں نے ابو مضر محمود بن جریر الضبی الاصبہانی اور ابو علی حسن بن مظفر نساپوری سے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے

۷ یاقوت الحموی معجم البلدان، مطبع لایسٹ ۱۸۶۷ھ ۱/۲، والذبیدي محمد مرتضی تاج العروس ۲۲۲/۳۔ و احمد بن محمد المقرئ۔ ازهار الرياض فی اخبار عیاض ۲۹۳/۳۔ القاہرہ ۱۳۶۱ھ۔
۸ السمعاتی۔ الانساب ۲۷۷ لندن ۱۹۱۲ھ والا بناری۔ نزہۃ الاولیاء ۲۹۳۔ القاہرہ۔ دارنہضۃ مصر
و یاقوت الحموی۔ ارشاد الادیب ۱۲۷/۷ ابن خلکان۔ وفيات الاعیان ۱۴۳/۵۔ بیروت، الذہبی المختصر
فی اخبار البشر ۱۶/۳، قاسم بن قطلوبغا۔ تاج التراجم ۷۲ بغداد ۱۹۶۲ھ، ابن العماد الحنبلی۔ شذرات الذهب
۱۲۱/۴۔ بیروت ۷ جلال الدین سیوطی۔ بغیۃ الوعاة ۲۷۹/۲۔ القاہرہ ۱۳۸۲ھ ۷ الارشاد ۱۲۷/۷
۹ الانساب ۱۷۷، وفيات الاعیان ۱۶۸/۵، ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ ۲۱۹/۱۲۔ مکتبۃ المعارف
و مکتبۃ النصر ۱۹۶۶ھ ۷ بغیۃ الوعاة ۲۷۹/۲

۱۷ تاج العروس ۲۲۲/۳۔ بیروت

۱۷ عماد الدین الاصفہانی۔ تاریخ دولۃ آل سلجوق ۵۹۔ بیروت ۱۹۷۸ھ

۱۷ زمخشري کے والد کے اوصاف کے لیے دیکھئے ان کے دیوان کا مخطوطہ ص ۷۱۔ ۷۲

شیخ الاسلام ابو منصور نصر الحارثی اور ابو سعد الشقانی سے حدیث کی سماعت کی۔ ۱۲۵۵ھ سے قبل وہ بغداد آئے اور وہاں ابو الخطاب نصر بن البطر سے بھی حدیث کی سماعت کی۔ ۱۲۵۵ھ وہاں سے مجاز مقدس کا رخ کیا جہاں وہ ایک عرصہ تک جوار بیت اللہ میں مقیم رہے اور افادہ واستفادہ کا شغل جاری رکھا۔ ۱۲۵۵ھ فقہ کا علم انہوں نے شیخ سدید الخنیاطی سے حاصل کیا۔ ۱۲۵۵ھ

زمخشري نے بڑی عمر میں بھی اپنے بعض ہم عصروں تک سے علم حاصل کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کیا۔ چنانچہ ماخذ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن طلحة الیابری الاندلسی متوفی ۱۲۵۵ھ سے سیبویہ کی ”الکتاب“ پڑھی ۱۲۵۵ھ اور ابو بکر محمد بن عمر بن عبدالعزیز سے حدیث روایت کی۔ ۱۲۵۹ھ القفطی نے ابوالہیمن زید بن الحسن کندی سے نقل کیا ہے کہ جب زمخشري ۱۲۳۲ھ ہجری میں بغداد آئے تو اس نے انہیں اپنے شیخ ابو منصور بن الجوالیقی و ۱۲۶۶ھ ۱۲۵۴ھ کے پاس دوبار اس کیفیت میں دیکھا کہ وہ ان کے سامنے لغت کی بعض کتابوں کے ابتدائی حصے اس نیت سے پڑھ رہے تھے کہ ان سے روایت کی اجازت حاصل کریں۔ ۱۲۵۵ھ چنانچہ جوالیقی کا شمار بھی زمخشري کے شیوخ میں ہوتا ہے۔ ابن خلکان کو البتہ ان کے شیخ ابو مضر کے نام میں ملاحظہ ہوا اور انہوں نے ان کا نام منصور لکھا ہے۔ ۱۲۵۵ھ جب کہ صحیح وہی ہے جو ہم اوپر نقل کر آئے ہیں۔ اسی طرح زبیدی کو بھی زمخشري کے شیخ ابو منصور نصر الحارثی کے نام کے باب میں دھوکہ ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ان کا نام ابن النصور الحارثی لکھا ہے۔ ۱۲۵۵ھ صحیح بات وہی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

سوانحی خاکہ | جب زمخشري طلب علم کی عمر کو پہنچے تو بخارا کے لیے رخت سفر باندھ لیا لیکن راستے میں سواری سے گرنے کے باعث ان کا ایک پیر ٹوٹ گیا اور زخم کے بگڑ جانے

۱۲۵۵ھ ارشاد الادیب ۱۲۴/۷، والبغیة الوعاة ۲/۲۷۹، ویاتوت الحموی۔ معجم الادباء ۱۹۰/۹۔ ۱۹۱

۱۲۵۵ھ السیوطی۔ طبقات المفسرین ص ۱۸۳، الداودی، طبقات المفسرین ۲/۳۱۵، القاہرہ ۱۳۹۲ھ

۱۲۵۶ھ محمد بن احمد الحسني۔ العقد الثمین فی تاریخ ابدان الامین ۴/۱۳۸۔ القاہرہ ۱۹۶۷ھ

۱۲۵۷ھ طاش کبری زادہ۔ مفتاح السعادة ۲/۱۰۰ القاہرہ۔ دارالکتب الحدیثہ۔

۱۲۵۸ھ محمد یعقوب فیروز آبادی۔ البغیة فی تاریخ ائمة اللغة ص ۲۵۷ دمشق ۱۳۹۲ھ و ازہار

الریاض ۳/۷۷ ۱۲۵۹ھ العقد الثمین فی تاریخ ابدان الامین ۴/۱۵۰

۱۲۵۹ھ علی بن یوسف القفطی۔ انباء الرواة علی ابناء النخار ۳/۲۷۰ القاہرہ ۱۳۷۲ھ

۱۲۶۰ھ دنیات الاعیان ۵/۱۶۸، ۵/۱۷۲ - ۲۲۲ تاج العروس ۳/۲۲۲

کی وجہ سے اسے کٹوانا پڑا۔^{۲۳} بغداد میں نقیہ احمد بن علی الدامغانی نے زمخشری سے جب پیر کے کٹنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ والدہ کی بددعا کا نتیجہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ بچپن میں میں نے ایک چڑیا کے پیر میں دھاگا باندھ کر پکڑ رکھا تھا اتفاق سے وہ میرے ہاتھ سے نکل کر ایک سوراخ میں جا گھسی جب میں نے اسے کھینچا تو اس کا پیر ٹوٹ کر دھاگے کے ساتھ آگیا۔ اس سے میری والدہ کو بہت دکھ ہوا اور انہوں نے میرا پیر ٹوٹ جلتے کی بددعا دی۔^{۲۴}

ماخذ میں ان کے پیر کٹنے کے ایک اور سبب کا بھی ذکر ملتا ہے اور وہ یہ کہ خوارزم کے علاقہ میں ایک سفر کے دوران ان کو شدید برفباری اور سردی نے آیا جس کے باعث ایک ٹانگ جاتی رہی۔^{۲۵} اور یہ واقعہ ہے کہ خوارزم کے علاقہ میں عام طور پر بہت سخت ٹھنڈک پڑتی ہے۔ اس خیال کی مزید تائید ابن خلکان کے اس قول سے ہوتی ہے ”برف اور ٹھنڈک کے سبب ان علاقوں میں خصوصاً خوارزم میں اعضا اس حد تک متاثر ہوتے ہیں کہ اکثر کٹ کر گر جاتے ہیں۔ خود میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے اعضاء اسی باعث کٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ اگر کسی کے مشاہدہ میں یہ بات نہ آئی ہو تو اسے مستبعد نہیں سمجھنا چاہیے۔“^{۲۶}

اس طرح زمخشری ایک پیر سے معذور ہو جانے کے بعد لکڑی کا ایک مصنوعی پیر استعمال کرنے لگے اور چلتے وقت اس کو کپڑے سے ابھی طرح ڈھانکے رہتے تھے۔ جس سے دیکھنے والے کو یہ خیال ہوتا تھا کہ وہ ننگے ہیں۔^{۲۷}

کہا جاتا ہے^{۲۸} کہ ان کے والد زمخشر بن مسجد کے امام تھے۔ زمخشری کی معذوری کی بنا پر انہیں درزی کا کام سکھانا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ مجھے شہر پہنچا کر وہیں چھوڑ دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے زمخشری کو شہر پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوش بختی سے نوازا اور رزق کی طرف سے ان کو بے فکر کر دیا۔ اپنی اسی مجبوری کی طرف زمخشری نے اپنے درج ذیل قول میں اشارہ کیا ہے۔ ”کم رأیت من اعرج فی درج المعالی اعرج ومن صحیح القدم لیس له فی الخیر القدم“^{۲۹}

^{۲۳} انباء الرواة علی ابناء النصار ۲۶۸/۳، بغیة الوعاة ۲۸۰/۲، ارشاد الاریب ۱۲۷/۷

^{۲۴} انباء الرواة ۲۶۸/۳۔ ارشاد الاریب ۱۲۷/۷۔

^{۲۵} وئیات الاعمیان ۱۶۹/۵۔^{۲۶} ایضاً ۱۶۹/۵

^{۲۷} مفتاح السعادة ۹۹/۲۔^{۲۸} ایضاً ۱۰۰/۲

^{۲۹} الزمخشری۔ نوابغ الکلم ص ۱۱۔ القاهرة۔ مرتبه عبد الحمید الحنفی۔

یعنی میں نے بہت سے ایسے معذور دیکھے جو عظمت کی بلندیوں کو جا لیتے ہیں اور بہت سے پاؤں کے تندرست ایسے ہیں جن کا بھلائی میں کوئی حصہ نہیں۔^{۲۱}

زمخشری نے اپنی پوری زندگی تجرد میں بسر کی اور شادی بیاہ اور آل اولاد کے بچھڑوں سے کنارہ کش رہے۔ ہمارے بعض معاصرین کا خیال ہے کہ محبت میں ناکامی اور جسمانی نقص کا احساس ان کے اس قنوطی نقطہ نظر کے ذمہ دار ہیں۔^{۲۲}

زمخشری اپنے والد، والدہ، ماموں اور اپنے استاد ضبی کی وفات کے صدموں سے یکے بعد دیگرے دوچار ہوئے۔ انہوں نے ان کا بہت کچھ غم منایا اور ان کے مرثیے لکھے خصوصاً اپنے شیخ اور استاد کی موت کا ان پر بہت گہرا اثر پڑا اور اس نے ان کی زندگی کو شدید غم کے سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ وہ خوارزم میں مقیم رہے اور لوگ دور دراز سے سفر کر کے وہاں آتے اور وہاں آنے والوں کا جگھٹ لگا رہتا۔^{۲۳} علم و فضل کے بلند مقام پر فائز ہونے کے باوجود وہ سمجھتے تھے کہ وہ ناقدری کا شکار ہیں کیونکہ جاہ و منصب اور مال و متاع سے محروم تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بعض اشعار میں اپنے ان احساسات کا اظہار بھی کیا ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں۔^{۲۴}

وما حق مثلی ان یکون مضیعا وقد عظمت عند السوریر سا مئلی
ولہ اُدران الدُر ولین یرون ما تمنوا وانی لست احظی بطلال
زمخشری نے جب دیکھا کہ عیش و خوشحالی تو جاہلوں کا مقدر ہے اور اصحاب علم کی قسمت میں محض ابتلا و آزمائش ہے تو انہوں نے اپنے اس احساس کو شعر کے قالب میں ڈھال دیا۔^{۲۵}

اُشکو الی اللہ جفوة الزمن ودولة ما تزال تظلمنی
تو ثرجھا لھا بنعمتها وتقصد القاضلین بالحنن
قلبی لا یعرف السرور وما عرف قلبی بشدة الحزن
زمخشری نے جاہ و منصب کے حصول کے لیے نظام الملک، اس کے بیٹے مؤید الملک اور بعض سلجوقی

^{۲۱} بھیجۃ حسنی۔ الزمخشری شاعراً ص ۴-۵ طبع بغداد ۱۹۷۵ء

^{۲۲} انباء الرواة علی انباء النجاة ۲/۲۶۶ -

^{۲۳} دیوان الزمخشری ص ۹۵۔ اس کی ایک کاپی الجمع العلی العراقی کی لائبریری ہے جس کا نمبر ۶۷۲

ہے۔^{۲۴} ایضاً ص ۱۱۳

سلاطین اور امراء کی مدح میں قصیدے بھی لکھے۔ لیکن اس سے بھی انہیں اپنی خواہش کی تکمیل میں کامیابی نصیب نہ ہوئی تو انہوں نے وطن عزیز ہی کو خیر باد کہہ دیا۔

زمخشري جب حج کے لیے جاتے ہوئے بغداد پہنچے تو شریف ابوالسعادات بہتہ اللہ بن الشجرى ان کو ملے اور ان کو خوش آمدید کہا اور جب بیٹھ گئے تو یہ شعر پڑھا۔

كانت مسألة الركبان تخبرني عن احمد بن داود الطيب الخبر
حتى التقيتنا فلدا والله ما سمعت اذني باحسن مما قد دأى بصري
واستكبرا لاخبار قبل لقاءه فلما التقيتنا صغرا الخبر الخبر

اور زمخشري کی بہت کچھ تعریف و توصیف کی۔ جب الشریف کی بات پوری ہو گئی تو زمخشري نے اپنے امتنان و تشکر کا اظہار کیا۔ بہت تعظیم و توقیر کی اور بہت خاکساری کا مظاہرہ کیا۔ اور کہا ”زید الخلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ کو دیکھا تو باواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے زید الخلیل ہر شخص کو میں نے اس سے کم تر پایا جتنا اس کے بارے میں مجھ کو بتایا گیا تھا۔ سوائے تمہارے کہ تم اس سے زیادہ ہو جتنا تمہارے بارے میں مجھ کو بتایا گیا“ یہی حال شریف کا بھی ہے چنانچہ زمخشري نے ان کی تعریف کی اور انہیں دعائیں دی۔ حاضرین کو دونوں کی باتوں پر تعجب ہوا۔ اس لیے کہ حدیث الشریف کے حال کے بالکل مطابق تھی اور شعر زمخشري کے حالات کے عین مناسب۔ ۳۴

۵۱۲ھ میں زمخشري ایک مہلک مرض میں مبتلا ہوئے اس وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ اگر وہ اس شدید بیماری سے شفایاب ہو گئے تو آئندہ نہ کبھی کسی سلطان کے دربار میں حاضری دیں گے اور نہ اس کی مدح سرائی کریں گے اور نہ کبھی اس کے تحفے تحائف قبول کریں گے بلکہ کامل توکل علی اللہ کے ساتھ عبادت و ریاضت کریں گے اور قرآن، حدیث اور فقہ جیسے مفید علوم کی درس و تدریس میں وقت گزاریں گے۔ ۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبول بخشا اور وہ شفایاب ہو گئے۔ شفایاب ہونے کے بعد انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا اور ۵۱۶ھ ہجری میں مکہ مکرمہ کا قصد کیا تاکہ فریضہ حج ادا کریں اور باقی عمر بھی جو ار بیت اللہ میں بسر کریں۔

مکہ مکرمہ پہنچ کر زمخشري نے مسافرت کی زندگی کو خیر باد کہا اور وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی اور وہاں

۳۴ عبد الرحمن الانباري۔ نزهة الالباء ص ۳۹۲۔ القاہرہ۔ دارنہضة۔ مصر۔ ارشاد الارب

۳۵ دیکھئے مقدمہ ”المقامات“ للزمخشري۔ مصر ۱۳۱۲ھ۔ ۱۲۸-۱۲۷/۷۔

کی ایک اہم شخصیت شریف امیر علی بن عیسیٰ بن حمزہ الحسینی، جو ابن وہاس کے نام سے مشہور ہیں سے ان کے تعلقات استوار ہو گئے۔ وہ خود بھی ایک اچھے ادیب اور شاعر تھے۔ انہوں نے زمخشری کی اس حد تک قدر افزائی کی کہ پچھلے دنوں کی یاد ان کے دل سے جاتی رہی۔ اس خصوصی تعلق کی بازگشت دو چیزوں میں ظاہر ہوئی ایک تو یہ کہ زمخشری نے اپنی متعدد کتابوں کا انتساب ابن وہاس کے نام کیا۔ دوسرے ایک دوسرے کے لیے گہرا اور پاکیزہ تعلق خاطر جو ان کے اشعار کے اندر رچا بسا ہوا ہے۔ دونوں ہی نے اپنے اشعار میں ایک دوسرے کے محاسن کی خوب نغمہ سرائی کی ہے۔ ۲۷

قیام مکہ مکرمہ کے دوران زمخشری نے اپنے آپ کو اپنی بہترین تصنیفات کے لیے یکسو کر لیا۔ اس کے علاوہ درس و تدریس کا شغل اختیار کیا۔ نتیجتاً "عالم اسلام کے گوشے گوشے سے طالبان علم ان سے استفادہ کے لیے وہاں کا رخ کرنے لگے۔ ان کی علمی شہرت کے پھیل جانے کے بعد بہت سے اہل علم نے بھی ان سے اجازت چاہی۔ بعض کو تو انہوں نے اجازت دیدی اور بعض کو اجازت نہیں دی۔ ماخذ سے واضح ہے کہ قاضی عیاض نے زمخشری سے اجازت چاہی لیکن انہوں نے انہیں اجازت نہیں دی۔ ۲۸ اسی طرح حافظ ابوالطاهر احمد بن محمد السلفی نے ان سے دوسرے اجازت چاہی انہوں نے دوسری مرتبہ اجازت دیدی ۲۹ جو اربیت اللہ میں زمخشری کو مادی اور روحانی سکون میسر ہوا۔ تحقیق و تصنیف کے لیے یکسوئی ملی۔ تشنگان علم کا ان کے گرد جگمگا لگا رہتا تھا جو در دراز سے ان کے پاس علم کی پیاس بجھانے آتے تھے۔ اور انہیں سر آنکھوں پر بٹاتے تھے۔ اس کے باوجود وطن کی یاد ان کے دل میں چٹکیاں لیتی رہتی تھی یہاں تک کہ وہ اس کے ہاتھوں مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے گو کہ انہیں جلد اس پر شدید ندامت کا احساس ہوا جس کا انعکاس ان کے اشعار میں پایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار میں اسی ندامت کا احساس بھلکتا ہے۔ ۳۰

هو النفس الصعاد عن كبد حری
إلى أن أرى أم القرى مرة أخرى
سريت بشخصي لا بنفسي وهمتي
وهيها ما للوخشباين وللمسرى

۵ قصیدہ کے لیے دیکھئے زمخشری کا دیوان ص ۷۷-۸۰

۶ احمد بن محمد المقرئ - ازہار الرياض فی اخبار عیاض ۲/۲۸۲ - القاہرہ ۱۳۶۱ھ

۷ دیکھئے: مجلۃ الجمع العلمی العراقی - ۲۳/۱۵۴ - ۱۹۵

۸ ازہار الرياض ۳/۲۹۲

مقیہان عند البیت ما ذر شارق منیخان بالبطحاء ما ذکت الشعری
 اسی زمانے میں زمخشري پر تصوف کا رنگ غالب آگیا۔ اس کے زیر اثر انہوں نے اپنی تمام کتابیں
 امام ابو حنیفہ رحمہ کے مزار پر وقف کر دیں اور کتاب اللہ کے علاوہ ان کے پاس کچھ باقی نہ رہا تاکہ کوئی مشغلہ اس پر
 غور و خوص کی راہ میں حارج نہ ہو سکے۔ پھر ان پر قناعت کا رنگ ایسا چڑھا جس کی سرحدیں مایوسی سے جا ملتی
 ہیں۔ پھر انہوں نے مکہ مکرمہ کا رخ کیا تاکہ حرم کی پناہ میں زندگی کے باقی ایام گزار سکیں اور داعی اجل کے انتظار
 میں زیادہ کی بود و باش اختیار کر لی تاکہ مآخذ سے پتہ چلتا ہے کہ زمخشري ایک بار پھر خوارزم واپس آئے جہاں شب
 عرفہ ۵۲۸ھ کو کمانچ میں وقت موعود آ پہنچا۔ تاکہ یہ کراکچ خوارزم کے بڑے اور اہم شہروں میں سے ہے۔
 جیون کے کنائے واقع ہے۔ تاکہ اور عربی میں اسے جرجانیہ کہتے ہیں۔ بعض فضلاء نے ان کی یاد میں مرثیے
 لکھے۔ تاکہ زمخشري نے وصیت کی تھی کہ ان کی لوح مزار پر یہ اشعار لکھ دیئے جائیں۔ تاکہ

اللہی قد اصیبت ضیفاً فی الثری وللضیف حق عند کل کریم
 فہب لی ذنوبی فی قرای فانہا عظیم ولا یقصری بغیر عظیم

زمخشري علامۃ العصر تھے چنانچہ ان کے تلامذہ اور ان سے اخذ و استفادہ کرنے
 والوں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ قفطی نے لکھا ہے کہ زمخشري جس شہر میں
 بھی داخل ہوتے لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے اور ان سے استفادہ کرتے تاکہ اب اگر یہ ممکن نہیں کہ سب کا
 ذکر کیا جائے تو بہتوں کے ذکر سے صرف نظر بھی ممکن نہیں۔ چنانچہ ان کے تلامذہ میں بعض حسب ذیل ہیں۔
 ۱۔ زینب بنت عبدالرحمن الشعری، یہ ابن خلکان اور ابن کے استاد ابن البخار کی استاد تھیں۔ تاکہ

تاکہ ایضاً ۲۸۴/۳، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵،

۲۔ ابواسامیل یعقوب بن شریح الجندی۔ ان کے متعلق زمنشری کہتے ہیں ”یہ اپنے عہد کے سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت، صاحبِ عقل، زیرک اور ہوشیار نوجوان ہیں۔ سلطان خوارزم کے کاتب تھے لیکن بعد میں سکدوش ہو گئے۔ عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں لکھتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کی تعلیم و تربیت پر میں نے خصوصی توجہ دی ہے اور علم و فضل کی بلندیوں تک ان کو پہنچایا۔ یہ میرے ترکش کا سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تیر ہے۔“ ۷۷

۳۔ ضیاء الدین الملکی۔ انہوں نے ”انموذج الزمنشری“ کی شرح لکھی اور اس کا نام ”کفایۃ النحو فی علم الاعداد“ رکھا۔ اس کے کئی مخطوطات موجود ہیں۔ جن کا ذکر بروکلیمان نے کیا ہے۔ ۷۸

۴۔ ابوالفضل محمد بن ابی القاسم بن بایجوک البقال الخوارزمی۔ زمنشری نے انہیں کو اپنے علمی سلسلے کا جانشین مقرر کیا تھا۔ ۳۰ جمادی الاخریٰ ۵۶۲ھ میں قریب ستر سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ حسب ذیل تصانیف کے مصنف تھے۔

”اسرار العرب وافتخار العرب“ ”مفتاح التنزیل“ ”تقویم اللسان فی النحو“ ”الاعجاب فی الاعداد“ ”البداية فی المعانی والبیان“ ”منازل العرب“ شرح أسماء اللہ الحسنی“ ۷۹

۵۔ ابوالمؤید الموفق بن احمد الملکی (۸۴۲ھ-۸۶۸ھ) جو خطب خوارزم کے نام سے مشہور تھے۔ اور مشہور مصنف تھے۔ اپنے شیخ زمنشری کی مدح میں انہوں نے بہت اشعار کہے تھے۔ ۸۰

۶۔ امام رکن الدین محمود الاصولی اور امام ابو منصور دونوں علم تفسیر میں زمنشری کے شاگرد تھے۔ ۸۱

۷۔ سمعانی نے لکھا ہے ۵۲ھ کہ ”ابوالحسن اسماعیل بن عبداللہ الطویل نے طبرستان میں ابوالحسن عبداللہ بن عبداللہ بن زبیر نے ایبورد میں، ابوعامر بن الحسن السمار نے زمنشری میں، ابوسعد احمد بن محمود نے

۷۷۔ ازہار الریاض ۳/۲۸۷ واستجازه الحافظ السلفی الزمنشری ص ۱۸۴ بغداد ۱۹۷۳ء۔

۷۸۔ بروکلیمان۔ تاریخ الادب العربی ۵/۲۲۸، ۲۳۸

۷۹۔ بروکلیمان۔ الترجمة العربیة ۵/۲۳۹ ومعجم الادباء ۱۹/۵

۸۰۔ اشعار کے لیے دیکھئے: ازہار الریاض ۳/۲۹۱

۸۱۔ مفتاح السعادة ۲/۱۰۰ عبد الکریم بن محمد السمعانی۔ الاثناب

۷۷۔ مرجلیوٹ۔ مزید دیکھئے: سیر اعلام النبلاء ۲۰/۱۵۱-۱۵۶۔

سمرقند میں اور فقیہ ابوالطاهر سامان بن عبدالملک نے خوارزم میں مجھ سے زمخشری سے روایت کی ہے۔
 ۸۔ علی بن محمد العمرانی۔ انہوں نے زمخشری سے "المحاجاة بالمسائل النحویة" پرطبی
 تھی، کئی عمدہ کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔
 کتاب المواضع والبلدان، "کتاب تفسیر القرآن"، "کتاب اشتقاق الاسماء"
 ۵۶۶ھ کے قریب وفات پائی۔ ۵۳۔

۹۔ قاضی ابوالمعالی کیمی بن عبدالرحمن بن علی الشیبانی۔ یہ مکہ مکرمہ میں قاضی تھے۔ انہوں نے حرم شریف
 میں تفسیر "الکشاف" کی روایت زمخشری سے کی۔ ۵۴۔

۱۰۔ ابوالطاهر برکات بن ابراہیم النشوئی کو زمخشری نے اجازت دی تھی۔ ۵۵۔
 ۱۱۔ نحو و ادب کے مشہور امام یعقوب بن علی بن محمد جعفر البلیغی نے زمخشری سے استفادہ کیا اور بہت دنوں
 ان کا فیض صحبت اٹھایا۔ ۵۶۔

۱۲۔ جن لوگوں نے زمخشری سے اجازت طلب کی ان میں محمد بن عبدالملک البلیغی بھی شامل ہیں جو
 رشید الدین الوطواط سے زیادہ مشہور ہیں۔ اپنے زمانے میں نظم و نثر دونوں کے امام سمجھے جاتے تھے کئی کتابوں
 کے مصنف تھے جن میں "حدائق السحر فی دقائق الشعر" شامل ہے۔ ۵۷۔

ماخذ اس امر پر متفق ہیں کہ زمخشری مسلکاً معتزلی تھے اور وہ اس کا برملا اعلان
 کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تفسیر میں مسلک اعتزال کو کھل کر بیان کیا ہے
 اس سلسلہ میں وہ مناظرہ تک کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ ۵۸۔ زمخشری نے مسلک اعتزال اپنے شیخ ابو
 مضر محمود بن جریر البیہقی کے زیر اثر قبول کیا۔ یہ بہت دنوں تک خوارزم میں مقیم رہے۔ وہاں بہت سے لوگوں
 نے ان سے استفادہ کیا اور ان کی سرپرستی میں اہل علم کی ایک بڑی جماعت تیار ہوئی۔ خوارزم میں مسلک اعتزال
 کی اشاعت انہیں کے ذریعہ ہوئی۔ ان کی علمی جلالت کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے
 اور ان کے زیر اثر یہ مسلک اختیار کیا۔ انہیں میں زمخشری بھی شامل ہیں۔

زمخشری کا مسلک

۵۳۔ معجم الادباء ۶۱/۱۵ ۵۴۔ العقد الثمین فی تاریخ البداء والمین ۱۳۸/۷۔

۵۵۔ ایضاً ۱۳۹/۷ ۵۶۔ معجم الادباء ۵۵/۲۰۔

۵۷۔ ایضاً ۲۹/۱۹ ۵۸۔ ارشاد الاریب ۱۴۷/۷ و فیات الاعیان ۱۷۰/۵ میزان الاعتدال

فی نقد الرجال ۱۵۴/۳ ۵۹۔ ابن کثیر۔ البدایة والنهاية ۲۱۹/۱۲۔

زمخشری کو اعتزال کے باب میں اتنا تشدد تھا کہ وہ خانہ کعبہ کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر کہتے تھے ”میں معتزلی شیخ ہوں“ ہے کوئی جھٹاٹے آئے۔ ”لے ماخذ سے مزید معلوم ہوتا ہے کہ فروغ کے معاملہ میں وہ حنفی تھے البتہ اصول کے باب میں معتزلی تھے۔ لے ابن الاہل کہتے ہیں کہ ان کا شمار احناف کے ائمہ میں ہوتا ہے۔ البتہ عقیدتاً وہ معتزلی تھے۔ لے

ان کی حنفی مسلک سے وابستگی دو چیزوں سے واضح ہے۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے امام ابو حنیفہؒ کے مناقب میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ”شقائق النعمان فی حقائق النعمان“ رکھا۔ لے دوسرے انہوں نے اپنی کتابوں کو امام ابو حنیفہؒ کے مزار پر وقف کر کے وہیں منتقل کر دیا۔ لے لیکن ایک شعر کی وجہ سے جسے زمخشری نے اپنی کتاب ”الفائق فی غریب الحدیث“ میں نقل کیا ہے۔ ان کے مسلک کے بارے میں شبہ پیدا ہوتا ہے۔ ۷

اذا سئلوا عن مذہبی لم ینح بہ
واکتہ کتمانہ لی اسلم

زمخشری کے بارے میں اہل علم کے خیالات | زمخشری کے بارے میں بعض اہل علم کے تاثرات و آراء کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے

یا قوت الحموی نے ان کے متعلق لکھا ہے ”وہ فن تفسیر و حدیث اور عربی زبان و ادب کے امام تھے ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا اور غیر معمولی قدر و منزلت کے مالک تھے اور بیک وقت انہیں مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل تھی۔ لے ابن خلکان نے بھی کچھ اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں ”تفسیر، حدیث، نحو، زبان و ادب اور علم بیان کے عظیم ماہر تھے۔ وہ اپنے عہد کے امام تھے۔ دور دراز سے مختلف علوم و فنون کے حصول کے لیے تشنگان علم ان کے پاس آتے تھے“۔ لے القفطی نے یہ لکھا ہے ”ادب، نحو اور لغت میں ان کا علم ضرب المثل کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ علم و ادب کے علامہ اور انساب عرب کے بہت بڑے ماہر تھے“۔

لے السیوطی۔ طبقات المفسرین ص ۱۷۰۔ لے ابن الجوزی۔ المختصر فی اخبار البشر ۱۶/۳۔

لے ابن العماد الحنبلی۔ شذرات الذهب ۱۲۱/۴۔ بیروت۔ لے ارشاد الاریب ۱۵۱/۷۔

لے استجازہ الحافظ السلفی الشیخ الزمخشری۔ مجلہ المجمع العلمی العراقی ۱۲۸/۲۳۔ ۱۲۹۔

لے ارشاد الاریب ۱۴۷/۷۔ لے وقیات الاعیان ۱۶۷/۵۔

لے انباہ المرواة ۱۶۵/۳۔ ۲۶۶۔

سیوطی کا یہ بیان ہے ”ان کا علم بہت وسیع تھا، بڑے صاحب فضل تھے۔ ذکاوت و فطانت میں بے مثال تھے اور ہر علم و فن میں لاجواب تھے۔“ ۱۵۸ الذہبی کا یہ خیال ہے ”بلاغت، عربی زبان و ادب، معانی، بیان اور شعر گوئی میں یکتائے روزگار تھے۔“ ۱۵۹ ابن حجر نے یہ لکھا ہے ”بلاشبہ زمخشری کو بلاغت کے مختلف پہلوؤں پر قدرت حاصل تھی اور زبان و بیان پر انہیں ملکہ حاصل تھا۔“ ۱۶۰ فیروز آبادی کا یہ بیان ہے ”یہ بات مسلم ہے کہ زمخشری عربی زبان، نحو اور بیان کے عظیم عالم تھے۔“ ۱۶۱ الزبیدی یہ کہتے ہیں ”وہ علامہ و ہر تھے۔“ ۱۶۲ ایسا فنی کا یہ خیال ہے ”وہ مختلف علوم و فنون میں امام عصر تھے۔“ ۱۶۳ القزویٰ یہ لکھتے ہیں ”وہ عربی زبان و ادب اور علم بیان کے ماہر تھے، وہ مختلف قابل تعریف کتابوں کے مصنف ہیں، الفاظ و معانی میں ایجاز کے ساتھ ساتھ وہ فصاحت و بلاغت ان کے یہاں پائی جاتی ہے کہ جس کی مثال کسی اور کے یہاں نہیں ملتی ہے۔ ان کی عبارت میں کسی ایک حرف کی کمی بیشی کی جاتے تو یہ نقص واضح ہو جاتے گا۔“ ۱۶۴ یوسف بن نعز بن بردی یہ کہتے ہیں ”وہ اپنے عہد کے عظیم النظیر عالم، بے مثال شخصیت اور عظیم الشان امام تھے۔“ ۱۶۵ طاش کبری زادہ نے یہ لکھا ہے ”علم اعراب، عربی زبان و ادب اور علم معانی و بیان میں دنیا انہیں امام تسلیم کرتی۔ وہ ظاہر و باطن میں نہایت پاکباز اور حسن طبیعت تھے، علم و فضل میں نادر روزگار تھے۔ ذکاوت و فطانت میں بحر ذخار تھے اور مختلف علوم میں ملکہ حاصل تھا۔“ ۱۶۶ ابن الاثیر الجزری کا یہ بیان ہے ”عرب زبان و ادب میں ان کی مثال پیش کی جاتی ہے۔“ ۱۶۷ ابن ابی الوفاء نے بھی ایسا ہی لکھا ہے ”امام کبیر کی زیادہ ادب میں مثال دی جاتی ہے۔“ ۱۶۸

جاری ہے۔

- ۱۶۸ بغیۃ الوعاة ۲/۲۸۰ ۱۶۹ سیر اعلام النبلاء ۶/۲۰/۱۵۱-۱۵۶
 ۱۷۰ ابن حجر عسقلانی۔ لسان المیزان ۶/۶ حیدر آباد دکن ۱۳۳ھ
 ۱۷۱ محمد بن یعقوب فیروز آبادی۔ البلغة فی تاریخ ائمة اللغة ص ۲۵۶ دمشق ۱۳۹۲ھ
 ۱۷۲ الزبیدی۔ تاج العروس من جواهر القاموس ۳/۲۲۲ بیروت
 ۱۷۳ مرآة الجنان ۳/۲۶۹ ۱۷۴ القزویٰ۔ ذکر یا بن محمد۔ آثار البلاد و احوال العباد ص ۵۳۳ بیروت ۱۳۵ھ
 ۱۷۵ ابن تخری بردی۔ النجوم الظاهرة ۵/۲۴۲ - دارالکتب المصرية۔ مصر
 ۱۷۶ ابن الاثیر الجزری۔ اللباب فی تہذیب الاشیاء ۲/۴۴ - دار صادر بیروت
 ۱۷۷ ابن ابی الوفاء القرشی۔ الجواهر المنیة فی طبقات الحنفیة ۲/۱۶۰



ویپ ماسکیٹومیٹ



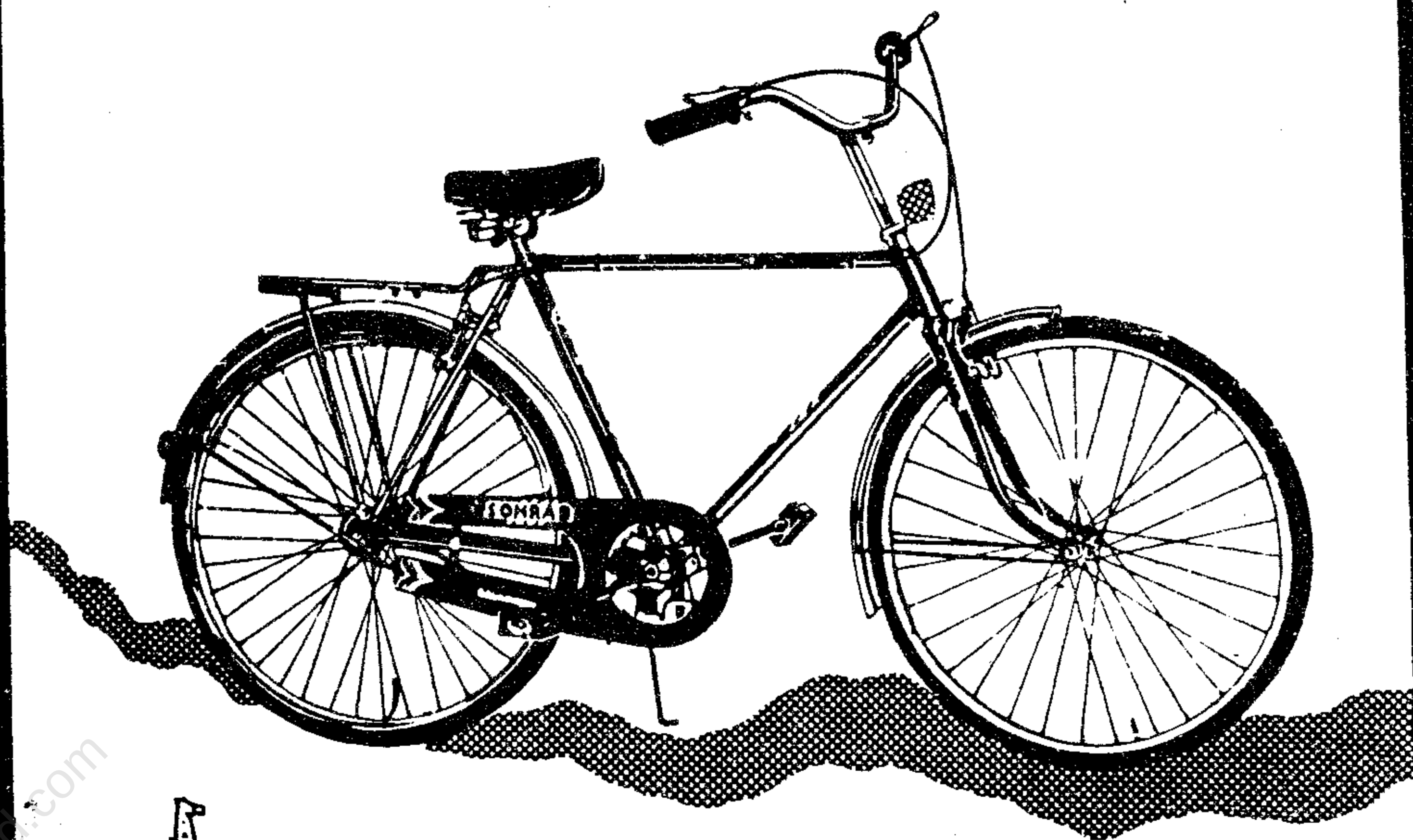
ALSO APPROVED IN AMERICA BY U.S. ENVIRONMENTAL
PROTECTION AGENCY WASHINGTON D.C.

جاپان کی وزارت صحت سے منظور شدہ

***The First Name
in Bicycles, brings
ANOTHER FIRST***

SOHRAB **VIP** SPORTS

**Sohrab, the leading national bicycle makers now introduce
the last word in style, in elegance, in comfort...
absolutely the last word in bicycles.**



PAKISTAN CYCLE INDUSTRIAL COOPERATIVE SOCIETY LIMITED

National House, 47 Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore, Pakistan.
Tel: 7321026-8 (3 lines). Telex: 44742 CYCLE PK. Fax: 7235143. Cable: BIKE